۷۔ حقیقی زندگی

گوپی ناتھ امنؔ

پہلی بات : پانی کے متعلق مشہور ہے کہ وہ بہتا رہے تو صاف رہتا ہے، کسی ایک جگہ ٹھہر جائے تو اس میں خرابی پیدا ہونے لگتی ہے۔ حرکت اور عمل سے انسانی زندگی میں ترقی ہوتی رہتی ہے۔ تھک کر بیٹھ جانا یا بیکار پڑے رہنا انسان کے لیے مناسب نہیں۔ وقت کبھی رُکتا نہیں ہے اسی لیے زندگی کا سفر جاری ہے اور اسی میں جینے کا اصل مزہ ہے۔ ذیل کی نظم میں اسی خیال کو خوب صورت انداز میں پیش کیا گیا ہے۔

جان پہچان : منشی گوپی ناتھ امنؔ ۱۲؍ اکتوبر ۱۸۹۸ء کو لکھنؤ میں پیدا ہوئے۔ انھوں نے ابتدائی تعلیم گھر پر حاصل کرنے کے بعد انٹرنس کا امتحان لکھنؤ سے کامیاب کیا اور تعلیم کے دوران ہی آزادی کی تحریک سے جڑ گئے۔ اس کی پاداش میں جیل بھی گئے۔ گوپی ناتھ امنؔ نے نظمیں لکھی ہیں۔ قومی یکجہتی، ہندوستانی اخلاقیات ان کی نظموں کے موضوعات ہیں۔ 'کاروان و منزل، عقیدت کے پھول، رابندر ناتھ ٹیگور کو نذرِ عقیدت' ان کی کتابیں ہیں۔ وہ لکھنؤ کے مشہور اخبار 'تیج' کے نائب مدیر اور ماہنامہ 'آج کل' کی مجلسِ ادارت کے رکن رہے۔ ۱۹۷۷ء میں انھیں ملکی سطح کا اعزاز 'پدم بھوشن' دیا گیا۔ ۷؍ جولائی ۱۹۸۳ء کو دہلی میں ان کا انتقال ہوا۔

عبث بغیر تلاطم کے زندگانی ہے — سکوں پذیر جوانی کوئی جوانی ہے
ہے اپنی راہ ذرا مختلف زمانے سے — مدام چلنا ہی بہتر ہے ٹھہر جانے سے
وہ مر چکے جو عزیز اپنی زندگی سمجھے — وہی ہے زندہ جو مرنے کو دل لگی سمجھے
نہیں اگر کوئی سودا تو سر بھی کیا سر ہے — جو دل ہے جوش سے خالی، وہ خاک پتھر ہے
نثار ہوتے ہیں ہم اس کی بے نیازی پر — جھکے نہ سیلِ حوادث میں بھی کبھی جو سر
جو مشرقی کا تحمل ہے یا قناعت ہے — خطا معاف ہو، یہ موت کی علامت ہے

ہمیشہ آگ بھڑکتی رہے جو سینے میں
تو امنؔ لطف بھی آتا رہے گا جینے میں

خلاصہ : اس نظم میں شاعر عمل کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے کہتا ہے کہ بغیر حرکت اور ہلچل کے زندگی بے کار ہے۔ جوانی کی خوبی یہ ہے کہ وہ انسان کو کبھی چین سے بیٹھنے نہیں دیتی، مصروف رکھتی ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ اس کی راہ زمانے سے مختلف ہے۔ اس کی نظر میں لگاتار حرکت اور عمل ٹھہر جانے سے بہتر ہے۔ جنھیں زندگی بہت عزیز ہے وہ ڈر ڈر کر جیتے ہیں، زندگی کا اصل مزہ وہی جانتے ہیں جو ہمت کے ساتھ زندگی گزارتے ہیں اور موت کو دل لگی سمجھتے ہیں۔ جینے کے لیے اُمنگ اور کوئی دیوانگی ضروری ہے۔ جس دل میں جوش اور جذبہ نہ ہو وہ مٹی پتھر کی طرح ہے۔ مشرقی تہذیب میں قناعت اور برداشت پر زور دیا جاتا ہے۔ شاعر کے نزدیک یہ موت کی علامت ہے۔ خواہشات اور تمناؤں سے انسان سرگرمِ عمل رہے تو زندگی سے لطف اندوز ہوتا ہے۔

معانی و اشارات

عبث	بے کار، فضول
تلاطم	طوفان
سکوں پذیر	پرسکون
سودا	جنون، دیوانگی
خاک پتھر	معمولی چیزیں
سَیل	پانی کا بہاؤ
حوادث	حادثہ کی جمع
سَیلِ حوادث	مراد بہت سے حادثے
تحمّل	برداشت
علامت	نشانی

مشقی سرگرمیاں

نظم کے حوالے سے ذیل کی سرگرمیاں مکمل کیجیے۔

- جان پہچان کی مدد سے شبکی خاکہ مکمل کیجیے۔

پیدائش	گوپی ناتھ امنؔ	انتقال
کب		کب
کہاں		کہاں

- گوپی ناتھ امنؔ سے متعلق خاکہ مکمل کیجیے۔

نظم کے موضوعات	←
کتابیں	←
اخبار	←
ماہنامہ	←
اعزاز	←

- ایک جملے میں جواب لکھیے۔

۱۔ مدام چلنے سے کیا مراد ہے؟

۲۔ شاعر کے نزدیک کون لوگ مرچکے ہیں؟

۳۔ شاعر کن لوگوں پر نثار ہوتا ہے؟

۴۔ شاعر نے کس فعل کو موت کی علامت کہا ہے؟

- مختصر جواب لکھیے۔

۱۔ شاعر نے تلاطم کے بغیر زندگی کو فضول کیوں قرار دیا؟

۲۔ شاعر کی رائے زمانے سے کس طرح مختلف ہے؟

۳۔ شاعر نے جوش سے خالی دل کو خاک اور پتھر کیوں کہا؟

وسعت میرے بیان کی

- درج ذیل اشعار کی استحسانی وضاحت کیجیے۔

۱۔ نہیں اگر کوئی سودا تو سر بھی کیا سر ہے
جو دل ہے جوش سے خالی، وہ خاک پتھر ہے

۲۔ جو مشرقی کا تحمّل ہے یا قناعت ہے
خطا معاف ہو، یہ موت کی علامت ہے

۳۔ ہمیشہ آگ بھڑکتی رہے جو سینے میں
تو امنؔ لطف بھی آتا رہے گا جینے میں

- ہم صوت الفاظ کی چار جوڑیاں تلاش کرکے لکھیے۔

زورِ قلم

- 'مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا' اس عنوان پر مضمون لکھیے۔

NR3XL4